جلد ۲۹ | ۳۰ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ | ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۹۶

جناب مولوی محمد علی صاحب کا اپنی سابقہ تحریروں کے متعلق عذرِ خام

جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کو نبی اور رسول لکھتے رہے۔ اور انبیاء کے زمرہ میں قرار دیتے رہے۔ لیکن اب اپنی ان تحریرات کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ

"اگر میری یا دوسرے کسی احمدی کی کوئی تحریر بانیٔ سلسلہ کے مسلک کے خلاف ہو۔ تو وہ ہرگز قابلِ قبول نہیں۔"

(پیغام ۲۱۔ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء)

جناب مولوی صاحب خدارا غور فرمائیں کہ مسئلہ نبوت کے متعلق ان کا یہ عذر کہاں تک قابلِ اعتنا ہے۔ جس انسان کو وہ نبی قرار دیتے رہے۔ اس کی زندگی میں سالہا سال تک آپ اس عقیدہ کا اعلان کرتے رہے۔ اور بار بار کرتے رہے۔ وہ عقیدہ اشاعت پذیر ہوتا رہا۔ اپنے بھی اور بیگانے بھی اسے پڑھتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظروں سے وہ تحریریں گزرتی رہیں۔ لیکن کبھی کسی نے ان کی تردید نہ کی۔ اور کبھی کسی نے جناب مولوی محمد علی صاحب سے نہ کہا۔ کہ آپ "بانیٔ سلسلہ کے مسلک کے خلاف" کیوں جا رہے ہیں۔ اگر جماعت کے کسی فرد نے اس کی طرف توجہ دلانا ضروری نہ سمجھا۔ تو آخر اس میں کیا حکمت تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی "اپنے خلافِ مسلک" کو کامل خاموشی سے گوارا فرمایا۔ آپ تو دنیا کے عقائد کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور دنیا میں صحیح اسلامی عقائد قائم کرنا آپ کا مقصد تھا۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا تھا۔ کہ آپ کے دعوے کے متعلق آپ کے زیرِ سایہ جناب مولوی محمد علی صاحب ایک غلط مسلک قائم کرنے میں لگے رہے۔ اور سالہا سال اس کوشش میں مصروف رہے۔ کہ حضور علیہ السلام کے دعوے کو غلط رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور حضور کا جو مسلک ہے۔ عوام الناس اس پر نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف مسلک پر پختہ ہو جائیں۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے آپ ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ اپنا تمام زورِ قلم صرف کرتے رہے۔ اپنی تمام دماغی استعدادیں اور علمی اہلیتیں اس پر مرکوز کر دیں۔ حضور علیہ السلام نے اپنے صحیح مسلک کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے جو رسالہ جاری فرمایا تھا۔ اس کے صفحات کو حضور کے مسلک کے خلاف قائم کرنے کے لئے استعمال میں لاتے رہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ سب کچھ کامل خاموشی کے ساتھ دیکھتے رہے۔ اور ایک دفعہ بھی آپ کو سرزنش نہ کی۔ نہ اس سے روکا۔ کہ آپ کیوں گمراہی پھیلا رہے ہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب خدا کے لئے سوچیں کہ آج آپ اپنی بعض تحریرات کو پسِ پشت ڈالنے کے لئے جو روش اختیار فرما رہے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوزیشن کو کس قدر قابلِ اعتراض بنا رہی ہے۔ وہ خدا کا برگزیدہ جس کے متعلق ہمارا ایمان ہے۔ اور جناب مولوی صاحب کا بھی کہ وہ دنیا سے عقائدِ فاسدہ کو دور کرنے کے لئے آیا تھا۔ خود اس کے مسلک اور اس کے دعوے کے خلاف آپ لکھتے رہے مگر اس نے آپ کو ایک بار بھی منع نہ کیا۔

یہ امر تو واضح ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب کا مسلک کسی نہ کسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف رہا ہے یا تو اس وقت خلاف تھا جب آپ یہ تحریریں لکھ لکھ کر شائع کر رہے تھے۔ یا آج خلاف ہے۔ جناب مولوی صاحب یہ تو پسند کرتے ہیں۔ کہ لوگ اس زمانہ کے مسلک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف سمجھیں۔ جس زمانہ میں مولوی صاحب آپ کو نبی سمجھتے اور لکھتے تھے۔ تاکہ آج ان تحریرات کی جواب دہی کی زحمت سے محفوظ ہو جائیں لیکن آپ کو یہ خیال کبھی نہیں آتا۔ کہ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کس قدر خطرناک اعتراض وارد ہوتا ہے۔

پھر اگر جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کے مسلک کے خلاف تحریریں شائع کرنے کی جرأت کر سکتے تھے۔ اور اس بات کی انہیں کوئی پروا نہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ناپسندیدگی کا اظہار فرمائیں گے۔ اور انہیں سرزنش کریں گے۔ تو اب جبکہ وہ اپنے آپ کو خود مختار سمجھتے ہیں۔ اس وقت کی ان کی تحریر کو کیونکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک کے مطابق قرار دیا جا سکتا ہے اور کس طرح ان کی کچھ وقعت سمجھی جا سکتی ہے۔

پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے۔ کہ مسئلہ نبوت کے متعلق اب جناب مولوی محمد علی صاحب جو تحریریں شائع کر رہے ہیں ان کے متعلق کسی وقت یہ نہ کہہ دیں گے کہ میری کوئی تحریر بانیٔ سلسلہ کے مسلک کے خلاف ہو۔ تو وہ ہرگز قابلِ قبول نہیں۔

پس جناب مولوی محمد علی صاحب ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ کہ اپنی سابقہ تحریروں کے متعلق انہوں نے جو پوزیشن اختیار کی ہے۔ اس میں کہاں تک معقولیت پائی جاتی ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ شہادت ۱۳۲۰ہش کنجھی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۲۴ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے بہتر ہے۔ گو ابھی تک نمازوں کے لئے مسجد میں نہیں آسکتے۔ حضور کے اہل بیت و دیگر خدام بفضلہ تعالے بخیر و عافیت ہیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو شدید سردرد کی تکلیف ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

مولوی عبد السلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاں پہلی زوجہ سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالے مولود کو والدین اور سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

آج دوپہر میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے اپنے پوتے حمید کی شادی کی تقریب میں دعوت ولیمہ دی جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا۔

نوائے وقت

(۱)

دعا کیشاں جفا دیدند و شور افتاد بر لب ہا ۔۔۔ ز دلہا در دل شبہا بگردوں رفت یارب ہا

بگیتی انقلاب آمد زمیں در پیچ و تاب آمد ۔۔۔ چنیں ہنگامۂ محشر ندیدہ چشم کوکب ہا

زمیں تا آسماں لرزد مکاں تا لامکاں لرزد ۔۔۔ کہ کوہ و دشت و دریا بر نتابد ایں چنیں تب ہا

زحق بیگانہ میسازد بچندیں باطل آرائی ۔۔۔ بحفظ طفل خود میباش از تعلیم مکتب ہا

بہ نور نیّر فرقاں بزور حجت و برہاں ۔۔۔ مسلّط گشت دین احمدی بر جملہ مذہب ہا

ز نور حق شدی محروم از باطل پرستی ہا ۔۔۔ غرضہا در میاں افتاد و حائل گشت مطلب ہا

حدیث مصطفےٰ دانی امام با جماعت جو ۔۔۔ طریق احمدی برگیر از ہفتاد مشرب ہا

(۲)

ادائے فرض منصب کن پیام عشق بر لب ہا ۔۔۔ کہ عاشق منصبے دارد فراز جملہ منصب ہا

چو بیعت میکنی پروائے زید و عمر کمتر کن ۔۔۔ چو مطلوبے شود حاصل چہ باک از فوت مطلب ہا

عجائب ہا جرا بنگر کہ سالکاں را بہ پیش آمد ۔۔۔ احباب دوست گردیدہ اقارب گشتہ عقرب ہا

صلاح خلق مے جوئیم مظہر از بقائے او

ازاں داریم بر مقصود وقف ہمت شب ہا

خاکسار محمد احمد از کپور تھلہ

زمیندار جماعتوں کے عہدہ دار توجہ فرمائیں

زمیندار جماعتوں کو ۳۰ مئی تک تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ انکی فصل مئی میں نکل آتی ہے۔ ریزرو فنڈ کی قسط بھی مئی میں ادا کرنا پڑتی ہے۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بھی یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہر احمدی اپنا وعدہ ابتدائے سال میں ہی پورا کر دے۔ تا اسے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا میں غیر معمولی آفات آنے کی وجہ

"میں نے براہین احمدیہ اور بہت سی اپنی کتابوں میں یہ خبر دی تھی۔ کہ میرے زمانہ میں دنیا میں بہت سے غیر معمولی زلزلے آئیں گے۔ اور دوسری آفات بھی آئیں گی۔ اور ایک دنیا ان سے ہلاک ہو جائے گی۔ پس اس میں کیا شک ہے۔ کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے۔ یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں۔ جو اور ملکوں کے رہنے والے ہیں۔ جن کو اس رسول کی خبر بھی نہیں۔ جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا۔ کہ ایک قوم کی تکذیب سے ایک دنیا پر عذاب آیا بلکہ پرند چرند بھی اس عذاب سے باہر نہ رہے۔

غرض عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اس کو ستایا جائے۔ تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ خدا تعالے کی تمام کتابیں یہی بیان فرماتی ہیں۔ اور قرآن شریف یہی فرماتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ کی تکذیب کی وجہ سے مصر کے ملک پر طرح طرح کی آفات نازل ہوئیں۔ جوئیں برسیں مینڈکیں برسیں خون برسا اور عام قحط پڑا۔ حالانکہ ملک مصر کے دور دور کے باشندوں کو حضرت موسےٰ کی خبر بھی نہ تھی۔ اور نہ ان کا اس میں کچھ گناہ تھا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ تمام مصریوں کے پہلوٹھے بچے مارے گئے۔ اور فرعون ایک مدت تک ان آفات سے محفوظ تھا۔ اور جو محض بے خبر تھے وہ پہلے مارے گئے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جن لوگوں نے حضرت عیسےٰ کو صلیب سے قتل کرنا چاہا تھا۔ ان کا تو بال بیکا بھی نہ ہوا اور وہ آرام سے زندگی بسر کرتے رہے۔ لیکن چالیس برس بعد جب وہ صدی گزرنے پر تھی تو طیطوس رومی کے ہاتھ سے ہزاروں یہودی قتل کئے گئے۔ اور طاعون بھی پڑی۔ اور قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ یہ عذاب محض حضرت عیسےٰ کی وجہ سے تھا ؛

ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں سات برس کا قحط پڑا۔ اور اکثر اس قحط میں غریب ہی مارے گئے۔ اور بڑے بڑے سردار فتنہ انگیز جو دکھ دینے والے تھے مدت تک عذاب سے بچے رہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ جب کوئی خدا کی طرف سے آتا ہے۔ اور اسکی تکذیب کی جاتی ہے۔ تو طرح طرح کی آفتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں۔ جن میں اکثر ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں۔ جن کا اس تکذیب سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر رفتہ رفتہ ائمۃ الکفر پکڑے جاتے ہیں۔ اور سب سے آخر بڑے شریروں کا وقت آتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالے اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا یعنی ہم آہستہ آہستہ زمین کی طرف آتے جاتے ہیں۔ اس میرے بیان میں ان بعض نادانوں کے اعتراضات کا جواب آگیا ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ تکفیر تو مولویوں نے کی تھی اور غریب آدمی طاعون سے مارے گئے۔ اور کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلہ سے ہلاک ہو گئے۔ ان کا کیا قصور تھا۔ انہوں نے کونسی تکذیب کی تھی سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے۔ خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالے کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔ اور آسمان سے عام طور پر بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ اصل شریر پیچھے سے پکڑے جاتے ہیں جو اصل مبدء فساد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ان قہری نشانوں سے جو حضرت موسےٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے۔ فرعون کا کچھ نقصان نہ ہوا۔ صرف غریب مارے گئے۔ لیکن آخر کار خدا نے فرعون کو معہ اس کے لشکر کے غرق کیا۔ یہ سنت اللہ ہے۔ جس سے کوئی واقف کار انکار نہیں کر سکتا؛

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۱ تا ۱۶۳)

ثواب حاصل ہو۔ لیکن زمیندار جماعتوں کے کارکنوں کو ابھی سے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ چندہ تحریک جدید سال ہفتم ۳۱ مئی تک کم از کم ستر فی صدی ادا ہو جائے ۔۔۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

دُنیا کی ہولناک اور بے مثل تباہی سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئیے؟

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

فرمودہ ۲۵- اپریل سنہ ۱۹۴۱ء

اگر ایک انسان کسی جنگل میں ہو- اور اس جنگل کے تمام کناروں کو آگ لگی ہوئی ہو- تو کوئی عقلمند اس کے اندر امن میں نہیں ہو سکتا- اور نہ وُہ بے فکر ہو کر بیٹھ سکتا ہے- خواہ اس کے اس مقام پر جہاں وُہ شخص ہو- آگ نہ پہونچی ہو- بلکہ اس کے اردگرد آگ کے شعلے نظر آتے ہوں- تو بھی وُہ اپنے لئے خطرہ محسوس کرتا ہے اور اپنے بچاؤ کی تدابیر سوچتا ہے- یہی حال ہمارا ہوگا- اگر ہم موجودہ جنگ کے خطرات میں یہ دیکھ کر کہ ہندوستان میں ابھی تک جنگ کی آگ داخل نہیں ہوئی- بلکہ وُہ ہندوستان سے دُور دور ممالک میں ہے- کوئی حفاظت کی تدبیر اختیار نہ کریں- بلکہ ہم اس جنگل کی آگ میں گھرے ہُوئے شخص سے بھی جو اپنے آپ کو امن میں سمجھتا ہو- زیادہ بے وقوفی کے مرتکب ہوں گے- پس جبکہ ہمارے اردگرد بھی چاروں طرف مصیبت چکر لگا رہا ہے- ہمیں اس کی فکر کرنی چاہیئے- یہ مصیبت ایسی ہے- کہ جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی ہے- گزشتہ صحیفوں میں بھی اس کا ذکر موجود ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی پیشگوئی فرمائی ہے- اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی کھلے الفاظ میں اس کا پتہ دیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"زمین پر اس وقت سخت تباہی آئے گی- کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہُوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی- اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے- گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی- اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی- یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وُہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی- اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا- وُہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں- کہ دروازہ پر ہیں- اور دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اگر میں نہ آیا ہوتا- تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی- پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وُہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا- وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا- اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے- اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں- ان پر رحم کیا جائے گا- کیا تم خیال کرتے ہو- کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا-... میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں- اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں- ... جس کے کان سننے کے ہوں- سُنے کہ وُہ وقت دُور نہیں- میں نے کوشش کی- کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں- پر ضرور تھا- کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے- میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مُلک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے- نُوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا- اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے- مگر خدا غضب میں دھیما ہے- توبہ کرو- تا تم پر رحم کیا جائے- جو خدا کو چھوڑتا ہے وُہ ایک کیڑا ہے- نہ کہ آدمی- اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے- نہ کہ زندہ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶-۲۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ کتنے صاف اور کُھلے ہیں- آپ فرماتے ہیں- کہ وُہ وقت قریب ہے- دُور نہیں جس کے کان سننے کے ہوں سُنے- میں آبادیوں کو ویران پاتا ہوں- میں دُنیا کو زیر و زبر ہوتی دیکھتا ہوں- کہ ایسا قیامت کا نمونہ ہوگا- کہ ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں میں اس کا پتہ نہیں ملے گا-

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی میں جو جو باتیں بیان فرمائیں- وُہ سب باتیں ہم اب پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں- مگر یہ مصیبت بغیر اطلاع کے نہیں آئی- حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا- تو اس مصیبت میں کسی قدر دیر ہو جاتی- مگر الٰہی سنت یہ ہے کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا سو چونکہ خدا کا رسُول ظاہر ہو چکا ہے اس لئے ضروری ہے- کہ وُہ عذاب مقدر بھی جو رسُول کی بعثت کے ساتھ مقید ہوتے ہیں- نازل ہوں- اور ان آفات کا میدان بھی تمام دُنیا پر پھیلا ہُوا ہو- پھر حضور فرماتے ہیں- کہ یہ نہ خیال کرو- کہ کوئی انسانی تدبیر تمہیں اس عذاب سے بچا سکے گی- چنانچہ یہ عذاب جنگ جو آج کل دُنیا پر نازل ہو رہا ہے- ایسا ہی ہے- اوپر سے بم گرتے ہیں- اور سینکڑوں لوگ سوئے پڑے رہ جاتے ہیں- اور کوئی انہیں موت سے بچا نہیں سکتا-

پس جبکہ ہم حضور کے الفاظ کو اور حضور کی ان باتوں کو جو آپ نے اس عذاب کے نزول سے قبل بیان فرمائیں- لفظ بلفظ پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں- تو پھر بھی اگر ہم غفلت یا سستی اختیار کریں- اور اپنی حفاظت کا انتظام نہ کریں- تو یہ ہماری بڑی غلطی اور بے وقوفی ہوگی*

اس مصیبت سے بچنے کا علاج کیا ہے؟ کیا آپ لوگ سمجھتے ہیں- کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عذاب سے انذار کر کے ہمیں مایوسی کا پیغام دیا ہے- کہ تم سب ہلاکت کے لئے تیار رہو؟ نہیں! ہرگز نہیں!! بلکہ آپ نے انبیاء علیہم السلام کی سنت کے مطابق فرمایا- کہ تم اس عذاب الٰہی سے نجات حاصل کر سکتے ہو- جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا- کہ پہاڑ کی چوٹی تمہیں اس طوفان سے نہیں بچا سکتی*

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا- کہ اس موجودہ زمانہ کی آفات کے وقت بھی انسانی کاموں کا خاتمہ ہوگا- اور کوئی ان سے محفوظ نہ ہوگا- اور نہ کوئی انسانی تدبیر کام آئے گی- ہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا- ایک تدبیر ہے- جو بچا سکتی ہے- اور وُہ وہی تدبیر ہے- جو انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت کہلاتی ہے- انبیاء علیہم السلام کی عذاب کی خبریں نجومیوں وغیرہ کی طرح نہیں ہوتیں کہ خبر دینے والے بھی اس میں ہلاک ہو جائیں- بلکہ جب وُہ عذاب کی خبر دیتے ہیں- تو ساتھ ہی نجات کا راستہ بھی بتا دیتے ہیں-

پس عقلمند انسان وُہ ہے- جو اس نصیحت سے فائدہ اٹھائے- اور اس راستہ کو اختیار کرے- جو خدا نے نجات کے لئے مقرر فرمایا- وُہ راستہ کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں یہ فرماتے ہیں!- کہ

"نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے" وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں۔ "مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے" نیز فرمایا۔ "توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا"

گو دُنیا پر وہ وقت آگیا ہے مگر ہندوستان پر ایسا وقت آنے سے پہلے ہمیں چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے ماتحت خدا تعالےٰ کے حضور زاری کریں۔ توبہ و استغفار کریں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی جماعت کو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ دُعا میں لگ جائے۔ سو یہی وہ راستہ ہے جو اس آفت سے نجات پانے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے پس ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور یہ سمجھنا بلکہ یقین کرنا چاہیئے۔ کہ اس وقت کوئی انسانی تدبیر نہیں بچا سکتی۔ اس سے مخلصی کا صرف یہی ذریعہ ہے۔ کہ ہم اس آفت اور مصیبت کے آنے سے قبل زاری کریں اور دُعا کریں۔ اپنے رشتہ داروں کے لئے دعا کریں۔ اپنی جماعت کے لئے دُعا کریں۔ اپنے ملک بلکہ ساری دُنیا کے لئے دُعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ اس جنگ کی آفت سے نجات دے۔

قرآن مجید میں بھی ہم کو اس مصیبت سے نجات پانے کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ سورۃ الصف ع ۲ میں مسیح موعود کی جماعت کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ فرمایا اس وقت لوگ بڑی بڑی تجارتوں میں لگے ہوئے ہوں گے۔ وہ لوگ اگرچہ اپنی تجارتوں کی ترقی کی وجہ سے خوشیوں میں ہونگے۔ مگر عذاب الیم میں مبتلا ہوں گے۔ مگر اے مومنین کی جماعت تو بھی اس وقت تجارتوں کے فائدہ کو دیکھ کر اس کی خواہش کرے گی۔ اس لئے ہم تمہیں ایک ایسی تجارت بتاتے ہیں۔ کہ اگر اسے اختیار کرے گی تو اس وقت کے عذاب الیم سے نجات پائے گی۔ وہ تجارت کیا ہے۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم کہ تم اس مسیح موعود کے وقت جو تمہیں دراصل نجات دلانے کے لئے آنے والا ہے۔ دوسرے لوگوں کی تجارت کی طرف نظر نہ کرنا بلکہ خدا تعالےٰ پر ایمان لانا اس کی باتوں پر یقین رکھنا۔ اس کے رسول پر یقین کرنا۔ اور اس کی اطاعت کرنا مسیح موعود پر ایمان اور یقین کرنا اور اس کی اطاعت کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ آپ کے آقا اور متبوع حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کی اطاعت کرنا۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ جو موسےٰ پر ایمان لاتا ہے وہ مجھ پر بھی ایمان لاتا ہے۔ پس جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دل سے مانتا ہے۔ وہ دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے۔ تو فرمایا کہ تم مسیح موعود پر جو خدا کا رسول ہے ایمان لاکر اس کی فرمانبرداری کرنا اور سچے دل سے اس کی تعلیم پر عمل کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تعلیم کیا ہے؟ وہ آپ نے کشتی نوح میں بیان فرمادی ہے۔ گویا آپ نے بتایا کہ وہ زمانہ نوح علیہ السلام کے زمانہ کا سا ہوگا۔ اس لئے نوح کے ساتھیوں کے بچانے کے لئے آپکی وہ تعلیم ایک "کشتی" ہے جس پر عمل کرنے والا نجات پائے گا۔

پھر یہ بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم جس کام کے لئے مسیح موعود آئے ہیں تم بھی اس کام میں لگ جانا۔ وہ کیا کام ہے؟ وہ تبلیغ قرآن اور اشاعت اسلام ہے گویا زبان سے دعوےٰ ایمان کافی نہیں۔ بلکہ اپنے مال سے اور اپنی جان سے عملی طور پر اشاعت اسلام میں اخلاص اور دلی محبت اور خدا کی رضا کے لئے لگ جانا اور آپ کی صداقت کو دنیا میں پھیلانا ہوگا۔ سو اگر تم ایسا کروگے تو حقیقی طور پر ایمان لانے والے ہوگے۔ اور ناصران دینِ اسلام میں لکھے جاؤگے۔ اور جب تم خدا تعالےٰ کی فہرست میں ناصران دین کے زمرہ میں لکھے جاؤگے۔ تو پھر خدا تعالےٰ تم پر فضل کرے گا۔ اور وہ ہرگز اپنے دین کے ناصرین کو تباہ نہیں کرے گا پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اللہ تعالےٰ کے ناصران دین کی فہرست میں لکھا جائے اور اس طرح ہم اسلام کی ترقی بسلسلہ کی ترقی اور اشاعت میں لگ جائیں۔ مگر کسی غرض سے نہیں۔ بلکہ محض دین اسلام اور احمدیت کی محبت کے لئے ایسا کریں۔ اور جب خدا تعالےٰ یہ سمجھے گا۔ کہ یہ سب میرے ہی بندے ہیں۔ تو وہ ہمیں اپنے ناصران دین میں لکھ لے گا۔ اور جب وہ اپنی فہرست میں ہمیں شامل کرلے گا۔ تو خود اپنا فضل و کرم کرے گا۔ اور ہمیں ان آفات سے بھی مخلصی اور نجات دے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا فرماتے ہیں ؂

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں ترغیب دلاتے ہیں۔ کہ تم دین کی خدمت کرو۔ اور خدا کے دین کے ناصر بن جاؤ۔ اس کے بعد آپ خود ہی خدا سے دعا فرماتے ہیں۔ کہ اے خدا جو تیرے دین کا ناصر ہو تو اس پر صدہا کرم وفضل نازل کر۔ اور اگر کوئی اس پر بلا نازل ہونے والی ہو تو اسے اس سے پھیر دے۔ سو اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دُعا کے نیچے آجائیں جو ٹلنے والی نہیں تو پھر اللہ تعالےٰ کا فضل ہمیں ضرور بچا لیگا۔ خدا تعالےٰ ہمیں اس دُعا کا اہل بنائے۔ اور ہم محض دعوےٰ ہی کرنے والے نہ ہوں۔ آمین

مَیں یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک رویا بھی بیان کرتا ہوں۔ ممکن ہے اس کے بیان کرنے میں مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے۔ وہ رویا یہ ہے آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے۔ اور مَیں گھر والوں کو لے کر جارہا ہوں۔ رویا میں بیوی سے مراد جماعت ہوتی ہے۔ اس رویا میں بتایا گیا کہ آپ کے ساتھ وُہ بھی بچایا جائے گا۔ جو حقیقی طور پر جماعت میں داخل ہوگا۔ اس رویا میں یہ بھی ہے۔ کہ تین دفعہ سخت زلزلہ آیا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ محض احمدی کہلانے سے انسان جماعت میں داخل نہیں ہوجاتا ہمیں اپنے امام کے ساتھ یگانگت اور محبت کا تعلق ہونا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم پوری طرح فرمانبردار اور شوق و محبت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پر عمل کرنے والے ہوں۔ حقیقی اخلاص و محبت سے اشاعت اسلام کرنے والے بنیں۔ تب ہم حقیقی جماعت میں داخل ہوں گے۔ اور ایسے ہی لوگ ہیں جو اس زلزلہ سے بچائے جائیں گے۔ سو ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصلی جماعت میں داخل ہوں۔ اور برائے نام احمدی کہلا کر بدنام کنندۂ نکو نامے چند کے مصداق نہ ہوں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو دُعائیں اس موقعہ کے لئے فرمائی ہیں۔ ان کی اتباع اور فرمانبرداری تقاضا کرتی ہے کہ ہم بھی برطانیہ کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ نیز اپنے ان بھائیوں کے لئے جو بیرونی ممالک میں گئے ہوئے ہیں دعا کریں کہ خدا تعالےٰ ان سب کی حفاظت فرمائے۔ اور ان کو خیریت سے رکھے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دُعا کی جائے۔ کیونکہ آپ کا وجود جماعت کے لئے بطور سپر ہے پھر حضرت ام المومنین کی صحت اور سلامتی کے لئے دُعا کی جائے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان اہل قادیان بلکہ تمام جماعت کے لئے بطور حرز کے ہیں۔ سو ان کے لئے بھی محض اخلاص اور محبت سے دُعا کرنی چاہیئے۔ خدا تعالےٰ ہمیں ان باتوں پر چلنے کی توفیق دے جن کے نتیجہ میں جنتی زندگی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نصیب ہوتی ہے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

ہر قسم کی خیر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہو سکتی ہے

از جناب شیخ عبدالرحیم صاحب سابق سردار جگت سنگھ صاحب

انسان کی پاکیزہ صفات کا دائرہ استعداد تب تک تکمیل کا رنگ پیدا نہیں کر سکتا جب تک اُس دائرے کا ایک مرکزی نقطہ نہ ہو اور جس سے اُس دائرے کی ایسی دو قوسی شکلیں نہ بن جائیں۔ جو اُس مرکزی وسطی نقطہ سے اپنی قاب کو اس طرح ملا دی ہوں۔ کہ وُہ دو قوسوں کی گویا ایک ہی قاب بن جائے۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے شمائل وخصائل کی اعلیٰ درجہ کی تعریف کر دی ہے۔ جو ہر متبع کے لئے نہایت ہی نافع اُسوۂ حسنہ کی ترغیب دے رہی ہے یعنی آپ کی تمدنی سیرت پھر آپ کی لاہوتی صفات ایک ہی مرکزی نقطے پر اپنا دائرہ بنا رہی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ آپ کی تمدنی خصائل کا مرکز کوئی اور ہے۔ اور تخلق باخلاق اللہ کا مرکز کوئی اور ہے۔ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ اسی کی کیسی واضح تفسیر ہے۔ جبکہ آپ کا عمر بھر کا عمل بھی اسی کی تصدیق کرتا ہوا ہر وقت نظر آ رہا ہے۔ آپ کے عمل میں آپ کے اس سد اخلاص کو اچھی طرح دیکھ لینا۔ ایسا ہی مشکل ہے۔ جیسا کہ ان آنکھوں سے نظر نہ آنے والی چیز کے لئے نظر پر خواہ مخواہ زور ڈالنا۔ آپ کی رُوح کس حد تک اپنے محبوب کے گرد اخلاص بھرا دائرہ پورا کر رہی تھی وُہ بھلا کس طرح دیکھا جا سکتا ہے۔ اور پھر اس رُوح کے قیام کے لئے کس قدر زور آپ ان بشری قوٰی پر دے رہے تھے۔ (فداہ روحی وجنانی) یہ سب کچھ ہمیں جتنا بھی نظر آتا ہے۔ فی الحقیقت وُہ صرف آپ ہی کی ارفع بے مثل شان کے شایان ہے۔ عبادت میں کھڑے ہیں۔ تو پاؤں سوج گئے ہیں سجدے میں ہیں۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو کچھ اور خیال آ جاتا ہے۔ خون گرتا ہے تو ھل انت الا اصبع دمیت و فی سبیل اللہ ما لقیت آپ کا بے ساختہ پیارا کلمہ ہے۔ جو اپنے محبوب کے ساتھ اخلاص کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ لوگ نرم بستروں پر کروٹیں لیتے ہیں۔ تو آپ اُس ذوالجلال کی مدح کے گیت گاتے ہُوئے سنائی دیتے ہیں آپ کو آسمان کی ہر چیز اس کے صانع سے لگاؤ بتاتی ہُوئی نظر آتی ہے۔ بھلا آپ کا کونسا خلق ہے جس میں اس خلاق کی رضا کو مقدم نہیں رکھا گیا۔ سونا بھی ہے۔ تو اس کے نام سے۔ اٹھنا بھی ہے۔ تو اس کے نام سے۔ کھانے سے پہلے بھی وہی یاد ہے اور پیٹ بھر کر بھی اسی کی یاد رہتی ہے۔ آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ تو دل پھر بھی یقظان رہتا ہے۔ اور اس میں اتنا روحانی ارتقاء ہے۔ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ارتقاء میں بھی وُہ توسیع نہیں۔ مُوسٰے اور عیسےٰ علیہما السلام کا روحانی ارتقاء بھی آپ ہی کی اتباع سے تکمیل پا سکتا ہے۔ اور جری اللہ فی حلل الانبیاء بھی آپ ہی کے اُسوۂ حسنہ کی تکمیل کی تعریف کر رہا ہے وُہ جن کے ہاتھ میں قشر ہے۔ اور وُہ مغز آشنا نہیں ہیں۔ آپ کے اسوہ کی مذمت کریں۔ تو کریں۔ ورنہ یقیناً آپ کا اسوۂ حسنہ نجی گر ہے۔ حیف ان پر جن کو اپنے نبی متبوع کی شان کا اب تک اتنا علم بھی نہیں اور وُہ صرف مونہہ سے ہی محمد رسول اللہ طوطے کی طرح رٹ رہے۔ اور اپنے کلمہ گو ہونے پر فخر کر رہے ہیں۔ ان کو اپنے نبی متبوع کی اتباع بالکل بے حقیقت نظر آ رہی ہے۔ آپ کا اسوۂ حسنہ گویا ثمر آور نہیں اور صراط الذین انعمت علیھم کا ذکر بھی بالکل بے سود ہے۔ الٰہی دین پر مہر لگ گئی ہے۔ اور انسانی سعی خواہ وُہ کیسی ہی اللہ اور رسُول کی اطاعت میں صرف ہو منعم علیھم میں شامل نہیں کر سکتی۔ کسی سلیم الفطرت انسان کو اس بے مغز قشر کی طرف دعوۃ تو دو۔ وہ اس کو تمہارے مونہہ پر دے مارے گا ایسے مُردوں کی زندگی کے لئے ہی تو خدا تعالیٰ نے مسیح پہلے ایمان کو لایا۔ لیکن تم اب تک فیج اعوج کی ہوا میں ہی سانس لے رہے ہو۔ آپ کے آسمانی نور کی تم نے اچھی قدر کی۔ اور ختم نبوت کے مفہوم کو بھی تم نے خوب سمجھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم تو اسلام کے دل سے دشمن ہو۔ کیونکہ تم سمجھتے ہو۔ کہ اسلامی شریعت پر عمل کرنے سے انسان اپنے معبود کے اتنا قریب نہیں ہو سکتا۔ کہ وُہ اس سے بکثرت ہم کلام ہو سکے۔ اور اس کی اصلاح کے لئے ظلمات سے نکالتا رہے۔ اور اس پر اس کے ملائکہ کا نزول ہو۔ اور وُہ کم از کم کا نبیاء بنی اسرائیل ہو جائے۔ مگر اسے کونسی فطرت دل سے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو سکتی ہے۔ اور وُہ کون سا دیوانہ ہے جو اپنے مُردہ مذہب کو چھوڑ کر دُوسرے مُردہ مذہب کے لئے بے مثل قربانی کرنے کے لئے خواہ مخواہ کی سر دردی مول لے یہی انسان کے اخلاق کا وُہ مذموم دائرہ ہے۔ جو ایک مرکزی نقطہ سے ہٹ کر دھوئی کے چکر میں آ جاتا ہے۔ اور وُہ ہستی جس کو مدنظر رکھ کر کام کرنا چاہیئے۔ نظر سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ انسان کی روزانہ حرکات پر وسیع نظر ڈالنے سے بخوبی اس امر کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ کہ کس طرح اس کے اعمال ایک ہی مرکز کو سامنے رکھ کر صحیح گردش میں رہتے ہیں۔ بیت اللہ کی طرف طواف بھی اسی ظاہری قربانیوں کے بعد خدا تعالیٰ نے اس کو مدنظر رکھ کر روحانی طواف کی تعلیم دینے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ تا انسان کو ادھر اُدھر بھٹکنے سے للہ علی الناس حج البیت۔ بطور مشق قائم رہے۔ وُہ عبادت وہ نماز وُہ کلمات وُہ اعمال۔ وُہ حرکات وُہ سکنات اگر اس محور سے الگ ہیں۔ تو وُہ تمام کے تمام حسرات اور ویل کے بلاوے ہیں۔ نہ کہ خدا تعالیٰ کے رحم اس کے فیوض اور اس کے برکات کے جاذب۔

خدا تعالیٰ رحم فرمائے سردار فضل حق (سندر سنگھ) کی رُوح پر۔ وُہ جب ابھی سکھ ہی تھے۔ اور مجھے اسلام کی دعوت دے رہے تھے۔ ان میں اس وقت بھی یہ شعور تھا۔ کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہو سکتا ہے اور سماوی برکات اس پر نازل ہونے لگتی ہیں۔ وُہ مقرب الٰہی ہوتا ہے۔ اور الٰہی ولایت پوری طرح اس کو اپنے تکفل میں لے کر اس پر بدوں کسی بخل کے اپنے ساتھ فیوض نازل فرماتی ہے۔ کذالک نجزی المحسنین۔ پھر جب میں نے یہ سوال کیا۔ کہ آج کل بھلا کوئی انسان خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے والا ہے۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیا۔ صرف یہی ایک بات تھی۔ کہ جس نے مجھے اسلام کی طرف بزور کھینچا۔ اور بفضلہٖ میں بھی اس حسن ظنی کی وجہ سے حسب استعداد خدا تعالیٰ کی غیب کی خبروں سے محروم نہیں رہا۔ میرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی من یطع اللہ والرسول الخ کو بے برکت ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگتا ہے۔ حالانکہ بات بڑی موٹی ہے۔ شریعت کوئی نہیں آئے گی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی ملیامیٹ نہیں ہوگا۔ لیکن ہیں دونوں ہی چیزیں بے برکت اور محض قشر ہی قشر۔ یہ عقیدہ کسی خدا ترس متقی کے دل میں کبھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ ہاں جو اس عقیدہ پر رہیں گے۔ ان میں سے کوئی ولی اور خدا کا ہم کلام نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی ان کی اولادیں اس نعمت سے کوئی حصہ لے سکیں گی۔ ذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردیٰکم۔

قرآن شریف بزور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا عمل کرنے والوں کو ہر خیرات دینے کا وعدہ فرماتا ہے۔ نہ ایک جگہ نہ دو جگہ۔ بلکہ بیسیوں جگہ اس نعمت سے وافر حصہ دینے کی امید دلا رہا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کیوں مانگنے کی تاکید ہے۔ جبکہ ملنا ملانا کچھ بھی نہیں۔ سبحان اللہ انا لا نضیع اجر من احسن عملا۔ کذالک نجزی المحسنین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ کیا انسان کی دُعا رس بندوں کے لئے نہیں ہے۔ کیا ہمارا مولیٰ شاکر اور علیم نہیں۔ کیا وُہ محنت کا اجر نہ دینے کی وجہ سے ظالم تو نہیں ٹھہرتا۔ عجیب ذہنیت ہے۔ کہ قیامت میں صرف حور و قصور اور ہزاروں نعماء ہماری عبادت کا پھل ہیں۔ اگر صرف اسی کی خاطر تم عبادت کرتے ہو۔ تو اس شرک کی سزا اگر آج نہیں۔ تو کل تمہیں ضرور بھگتنی پڑے گی۔ جو اللہ تعالیٰ کو بھلاتا ہے۔ وُہ ضرور فاسق ہو کر مرتا ہے۔

پھر عبادت تو نفسانی اور جسمانی اغراض کی ہوتی نہ کہ اس حی و قیوم کی۔ وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلیٰ الخ کے بھی یہ خلاف ہے۔ اور نفس مطمئنہ تو ہمیشہ اپنے رب کی طرف ہی رجوع رکھا کرتا ہے پس دنیا کی خاطر کسی کی مخالفت کے رعب میں آنا حقیقی کلمہ گوئی نہیں۔ اور نہ ہی اس طرح اعمال کے دائرہ کا صحیح مرکز کے گرد گرد طواف رہتا ہے۔ کوشش انسان کی صرف یہی ہونی چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پوری پوری اتباع کی جائے۔ پھر ارحم الراحمین پر یقین رہے۔ کہ بالضرور وہ منعم علیہم کے تمام انعاموں سے متمتع کرنے والا ہے۔ اور بخیل نہیں۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم آپ کی سنت وہ محکم اور انسان کی بکمال اصلاح کرنے والی چیز ہے۔ کہ موسےٰ یا عیسےٰ یا دیگر انبیاء علیہم السلام اگر زندہ ہو جائیں تو بالضرور آپ کے اسوہ پر بصد شوق عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کے اسوہ میں انسان کا جسم۔ انسان کی روح اس حیات دنیا کے دائرے میں سب کچھ لمرضات اللہ کرتی ہے۔ مرنا۔ زندہ ہونا۔ پھر مرنا پھر زندہ ہونا اور پھر لوجہ اللہ ہی قیام کرنا۔ یہ آپ کی سب سے بڑی خواہش تھی۔ جس کو اپنے صدق بھرے کلمات سے آپ دہراتے گئے۔ اور عملاً زندگی بھر ایسی تمنا میں مجاہدہ کی سرگرمی رہی۔ جنگوں میں دشمن کے سامنے بے دھڑک ہو کر سینہ سپر۔ اور یہ للکار کر کہ ہم اسی کے لئے قربان ہونے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ ہم لوگ سب کچھ زندگی میں اسی کی رضا کے لئے رکھتے ہیں نہ کہ وراثت کے لئے۔ دیکھو ہم اندوختہ کرنا نہیں جانتے۔ ہمارے آقا کی سب مخلوق کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔ جو کبھی ہمارے ہاتھ میں آتا ہے اور ہمارے روح و رواں بھی اسی آقا کے لئے ہر وقت قربانی کے لئے حاضر رہتے ہیں ہم نبی ہیں۔ ہم کو مغلوب کرنا ناممکن ہے۔ (انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا الخ)، ہم تمہاری طرف بڑھ رہے ہیں آؤ آؤ اور اچھی طرح آزماؤ۔ مزید برآں صوم و صلوٰۃ۔ حج زکوٰۃ۔ خدا تعالےٰ کے عہود کی نگرانی۔ اور توبۂ نصوح۔ پھر تمام حقوق اللہ وحقوق العباد کی غور و پرداخت۔ اور امر اللہ اور اس کے نواہی کے مطابق ہر وقت مدنظر رکھنا۔ اور انابت الی اللہ اور اس کی یاد میں محو رہنا جیتے زندگی بھر۔ زبانی بدنی۔ مالی اور ہر قسم کی قربانی لوجہ اللہ کرتے رہنا۔ اگر انسان کو مقرب بارگاہ ایزد متعال نہیں بنا سکتا۔ اور وہ کوئی اور اسوہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے افضل ہے۔ تو اسے پیش کرنا چاہیئے۔ ورنہ یہ کہنے سے باز آنا چاہیئے۔ کہ آپ کے اسوۂ حسنہ میں اتنی خیر نہیں کہ وہ کوئی حقیقی نبی بنا سکے۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

عید الاضحیٰ کی تقریب

عید الاضحےٰ لنڈن میں ۸ جنوری کو منائی گئی۔ برف پڑی ہوئی تھی۔ شدت کی سردی تھی۔ لیکن پھر بھی حاضری کافی ہوگئی۔ بیرونی مقامات سے بھی بعض دوست تشریف لائے مثلاً الحاج ڈاکٹر یوسف سلیمان۔ اور الحاج ڈاکٹر عمر سلیمان نیوکیسل سے (جو لنڈن سے ۲۷۵ میل کے فاصلہ پر ہے) اور میاں محمد لطیف پائلٹ آفیسر رائل ایئر فورس ہونگٹن سے جو قریباً اسی میل کے فاصلہ پر ہے۔ عید کی نماز میں شامل ہوئے۔ پہلے عید کی تاریخ ۹ جنوری مقرر کی گئی تھی۔ لیکن ۵ جنوری کو مکہ مکرمہ سے تار آیا کہ عید ۸ جنوری کو ہوگی۔ اس لئے دوبارہ تمام دوستوں کو اطلاع دینا پڑی۔ اور تنگئ وقت کی وجہ سے بعض دوستوں کو تار کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ ایک نمائندہ اخبار کو تبدیلی کی اطلاع نہ ہوئی تھی۔ جب اسے معلوم ہوا کہ عید کی نماز ہوگئی۔ تو وہ اسی روز شام کو آیا۔ اور خطبہ اور دیگر تفاصیل نوٹ کر کے لے گیا۔ اس تقریب کی رپورٹ مع دو فوٹوؤں کے "دی نیوز" نے شائع کی۔ ساؤتھ ویسٹرن سٹار نے بھی۔ اور وانڈز ورتھ بورو نیوز نے رپورٹ لکھی۔ یہ تینوں ہفتہ وار اخبار ہیں۔ جو ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ اور گریٹ برٹن اینڈ دی ایسٹ مشہور ہفتہ وار رسالہ نے بھی اس تقریب کی رپورٹ شائع کی۔

فضائی حملے

غنیم کے بمبار طیارے تقریباً روزانہ آتے ہیں اور بم گراتے ہیں۔ جن سے نفوس و اموال کا نقصان ہوتا ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں ہمارے علاقہ میں دو تین دفعہ بم گرائے گئے۔ ایک بم مسٹر عثمان سٹن کے مکان کے ملحقہ گرجہ پر گرا جس سے گرجہ کی چھتیں وغیرہ سب نیچے آ رہیں۔ چونکہ گرجہ کی دیواریں مضبوط تھیں۔ اس لئے مسٹر عثمان سٹن کے مکان کو زیادہ نقصان نہ پہونچا۔ یہ بم دو بجے صبح کے قریب گرا وہ اس وقت پولیس سٹیشن میں اپنی ڈیوٹی پر تھے۔ شیخ عبد الرحیم صاحب کا رہائشی مکان سڈکپ میں ہے۔ اور ان کا دفتر شہر میں تھا۔ جس بلڈنگ میں ان کا دفتر تھا اس پر ایک بم گرا۔ تمام عمارت گر گئی اور آگ لگ گئی۔ دفتر میں جو سامان وغیرہ تھا وہ جل گیا

انفرادی گفتگوئیں

ایام زیر رپورٹ میں متعدد اشخاص سے مذہبی گفتگو کا موقعہ ملا۔ ایک عورت سکگسٹن سے آئی سپرچولسٹ ہے۔ عیدین کے موقعہ پر بھی آ چکی ہے۔ احمدیت کا کچھ حصہ پڑھ چکی تھی۔ اس سے دو گھنٹہ کے قریب گفتگو ہوئی۔ مسٹر سٹن بھی موجود تھے۔ وہ عورت ناچ کی بہت مؤید تھی۔ مسٹر سٹن نے ناچ وغیرہ کی سخت مخالفت کی۔ اور کہا کہ ایسی جگہوں پر بارہا پولیس کو مداخلت کرنی پڑتی ہے۔ اب وہ ایک اور کتاب مطالعہ کر رہی ہے (۲) مسٹر اناطول روسی نوجوان لینن گریڈ کے رہنے والے ہیں۔ کمیونزم کے مؤید ہیں۔ ان سے دو دفعہ گفتگو ہوئی۔ بہت سی باتوں کو انہوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ کتاب "احمدیت حقیقی اسلام" کے مطالعہ کے بعد کہنے لگے۔ کہ اگر کوئی مذہب قبول کرنا ہو تو پھر اسلام ہی ہے۔ جیسا کہ اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اب ٹیچنگ آف اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ (۳) مسٹر ایپی سمتھ کو کھانے پر بلایا تھا۔ وہ پہلے پارلیمنٹ کے ممبر رہ چکے ہیں۔ ان سے ہندوستان کی سیاسی حالت کے متعلق گفتگو ہوئی (۴) مسٹر اور مسز مالز مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ ان سے بھی سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اور کتاب مطالعہ کے لئے لے گئے (۵) سر فضل بائی کریم بائی نے اپنے مکان پر کھانے کی دعوت دی۔ ان سے بھی سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اور لیڈروں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے متعلق کہا۔ کہ گذشتہ سال روسی نمائندہ نے یہ کہا تھا۔ کہ لیگ آف نیشنز میں سب سے اعلےٰ تقریر سر ظفر اللہ خانصاحب نے کی تھی (۶) مسٹر براؤن دندان ساز نے بھی احمدیت کا مطالعہ کیا۔ اور ایک دو اور کتابیں بھی پڑھیں۔ اور مجھے لکھا کہ اگرچہ میں اپنے عقائد پر قائم ہوں لیکن آپ کی جماعت کی مساعی اور کامیابی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لنڈن سے باہر دو تین عورتوں کو پمفلٹ وغیرہ بھیجے گئے۔ بعض اور دوستوں سے بھی مذہبی گفتگو ہوئی

تحریک جدید کا چندہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تحریک جو ساتویں سال کے لئے حضور نے فرمائی اس کی بنا پر ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب نے دس پونڈ۔ اور سید ممتاز احمد صاحب بخاری نے پانچ روپیہ کے حساب سے ہر سال کچھ زیادتی کے ساتھ سات سال کیلئے تین پونڈ تین شلنگ چندہ دیا۔ اور مسٹر عثمان سٹن نے دو پونڈ دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

نئے احمدی

ایام زیر رپورٹ میں کتب کے مطالعہ اور گفتگو کے بعد دو شخص سلسلہ احمدیہ میں بیعت فارم پر کر کے داخل ہوئے۔ انہیں سے ایک مسٹر عبد الوہاب صاحب ہیں۔ جو حیدرآباد کے رہنے والے ہیں یہاں بارہ سال سے مقیم ہیں۔ تکمیل تعلیم کے لئے یہاں آئے تھے۔ لیکن اب وہ ایک فرم میں کام کرتے ہیں۔ اور کام بھی سیکھ رہے ہیں۔ دوسرے مسٹر فریڈ ویرنگ ہیں۔ جو امریکن ہیں شکاگو کے رہنے والے ہیں۔ ایک ہوٹل میں کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو استقامت عطا فرمائے۔ میاں محمد لطیف صاحب کا گذشتہ ماہ میں ایک امتحان ہوا تھا۔ جس میں وہ کامیاب ہوگئے۔ اور ایک مضمون میں اول رہے اب ہریکین ہوائی جہازوں کی مشق کر رہے ہیں

عالم برزخ کے بعض کوائف

از ابو البرکات . مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

گزشتہ مضمون میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ عالم برزخ بقول مولانا اسلم جیراجپوری "مطلق عالم ممات" نہیں۔ بلکہ وہ بھی عالم حیات ہے۔ جس میں مومن اور کافر دونوں کو زندگی ملتی ہے۔ ذیل کے مضمون میں عالم برزخ کے اور کوائف بیان کئے گئے ہیں۔

قرآن کریم کی آیت اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی ان فی ذالک لآیات لقوم یتفکرون (الزمر) میں بتایا گیا ہے کہ توفی یعنی قبض روح دو طرح کی ہے (۱) بحالت موت اور (۲) بحالت خواب۔ قبض روح بحالت موت کے لئے قانون امساک مقرر ہے۔ اور قبض روح بحالت خواب کے لئے قانون ارسال الی اجل مسمی اور آیت ومن آیاتہ منامکم باللیل والنھار میں عالم خواب کو اللہ تعالے نے اپنے نشانوں میں سے قرار دیا ہے۔ چونکہ موت اور خواب کا مسئلہ جن حقائق سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ از قبیل بدیہیات نہیں۔ بلکہ از قبیل نظریات ہیں اس لئے آیت اللہ یتوفی الانفس الخ میں ان فی ذالک لآیات لقوم یتفکرون سے اس بات کی طرف توجہ دلائی۔ کہ یہ مسئلہ تفکر اور غور و تدبر کو چاہتا ہے۔ پس جو لوگ اس کے متعلق فکر اور سوچ سے کام لیں وہ اسے بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ جب ہم اس مسئلہ پر غور کرتے ہوئے موت اور نیند کی حالتوں کو اللہ تعالے کے فعل توفی کے نیچے رکھ کر دیکھتے ہیں۔ تو ہم پر موت کے بعد کی مخفی اور برزخی حالت کا راز سربستہ نیند کی روزمرہ کی حالت سے ایسے طور پر منکشف ہو جاتا ہے۔ کہ ہماری روح استدلال کے صحیح طریق سے علمی فائدہ اٹھاتی ہوئی اطمینان حاصل کر سکتی ہے۔ اور چونکہ توفی بحالت موت قبض روح کی کیفیت تامہ کاملہ ہے۔ اور بحالت منام قبض روح کی کیفیت ناقصہ اور غیر تامہ۔ اس لئے قبض روح بحالت منام کے کوائف محسوسہ سے ہم استدلال بالاولے کے طریق پر قبض روح بحالت موت کے کوائف غیر محسوسہ کو سمجھنے کا بوجہ اشتراک کوائف فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض کوائف کا ذکر حسب مرقوم ذیل ہے۔

—— (۱) ——

ہم روزمرہ اس کیفیت کو شاہد کرتے ہیں کہ توفی بحالت منام یعنی نیند کی حالت میں روح کا اختیاری تصرف جسم سے الگ ہو جاتا ہے۔ اس سے استدلال بالاولے کے طریق پر ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ توفی کی کیفیت تامہ جو بحالت موت روح پر وارد ہوتی ہے۔ اس میں روح کا اختیاری تصرف جسم سے بطریق اولے الگ ہوگا۔

—— (۲) ——

عالم خواب میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ نیند کی حالت جو توفی کی ادنی کیفیت ہے۔ ہم اس خاکی جسم سے بالکل بے خبر ہو جاتے ہیں۔ پس بحالت موت جو توفی کی اعلے کیفیت ہے۔ اس خاکی جسم سے بے خبر ہونا بطریق اولے تسلیم کرنا پڑے گا۔

—— (۳) ——

عالم خواب میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ نیند کی حالت میں جب کوئی رویا دیکھا جاتا ہے تو توفی کی اس ادنے کیفیت کے ساتھ جبکہ روح کا تعلق ابھی بالکل جسم سے منقطع نہیں ہوتا۔ روح اپنے لئے عالم رویا میں ایک اور جسم کا لباس پہن لیتی ہے۔ جو اس خاکی جسم کے بالمقابل بہت ہی لطیف ہوتا ہے۔ جس کی معیت میں انسان کو خواب کی حالت میں پرواز کرنے پر بھی قدرت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس سے بھی یہ ماننا پڑا۔ کہ بحالت موت جبکہ روح کا تعلق جسم سے بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ روح بلا کسی جسم کے نہیں رہ سکتی۔ ہاں وہ جسم اس خاکی جسم کی طرح کثیف نہیں۔ بلکہ عالم خواب کے لطیف جسم کی طرح اس میں لطافت کا پایا جانا ضروری ہے

—— (۴) ——

جس طرح نیند کی حالت میں ہم کیفیت رویا دیکھتے ہیں۔ کہ اس جہان کی مثال پر ایک اور جہان اس لطیف جسم کی آنکھوں کے سامنے مشاہدہ میں لایا جاتا ہے۔ اسی طرح عالم برزخ میں بھی برزخی جسم کی آنکھوں کے سامنے اس جہان کی مثال پر کسی منظر کا مشاہدہ میں آنا بہت ممکن ہے۔ انہی معنوں میں عالم برزخ کو عالم مثال بھی کہا جاتا ہے۔

—— (۵) ——

جس طرح نیند کی حالت میں بعض روحیں بکیفیت رویا بعض مناظر کو دیکھتی ہیں اور بعض نہیں دیکھتیں۔ بلکہ محجوبانہ حالت میں رہتی ہیں اسی طرح عالم برزخ میں بھی مختلف استعدادوں کے لحاظ سے کوائف کا تحقق ہوگا۔ چنانچہ آیت ومن آیاتہ منامکم باللیل والنھار کے معنی کا ایک پہلو جو بقید کیفیت لیل و نہار آیات سے قرار دیا گیا ہے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس طرح رویا میں بعض روحیں رات کی ظلمت کی طرح حجاب میں رہتی ہیں۔ اور انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ اور بعض نہار یعنی روز روشن کی روشنی کی طرح کیفیت پائے جانے سے مختلف منظروں کو شاہدہ کرتی ہیں یہی کیفیت عالم برزخ میں ظلمانی اور نورانی روحوں کو حاصل ہوگی

—— (۶) ——

جس طرح نیند کی حالت اور کیفیت رویا اختیاری نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کا سارا معاملہ قدرت کے تصرف کے نیچے وقوع میں آتا ہے۔ اسی طرح عالم برزخ میں روحوں کی حالت اپنے اختیار کی نہیں ہوگی۔ بلکہ قدرت کے تصرف کے ماتحت غیر اختیاری ہوگی۔

—— (۷) ——

جس طرح نیند اور رویا کی کیفیت موت اور حیات کی کیفیت کے مشابہ ہوتی ہے کیونکہ النوم اخو الموت کے مقولہ صادقہ کے مطابق نیند موت کے مشابہ ہے۔ اور پھر نیند جو ایک قسم کی موت ہے۔ اس کے اندر روح کا رویا دیکھنا یہ کیفیت حیات ہے۔ اسی طرح عالم برزخ میں روحوں کے لئے موت کے اندر ایک حیات بھی رکھی گئی ہے۔

—— (۸) ——

جس طرح انسان کے لئے بحالت جنین اضطراری جسمانی حالت ہے۔ لیکن بعد تولد دنیا کی زندگی میں اختیار اور وسعت کی استعداد حاصل ہے۔ اور پھر نیند کی حالت قدرت کے تصرف کے ماتحت اضطراری حالت ہے۔ جس میں انسان اپنے اختیار سے باہر کیا جاتا ہے۔ لیکن نیند کے بعد بیداری کی حالت میں وہ بااختیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عالم برزخ کی حالت حالت جنین اور حالت خواب کی طرح اختیاری نہیں۔ بلکہ اضطراری اور قدرت کے تصرف محض کے ماتحت ہے لیکن قیامت کبرے کی بعثت حالت بیداری کی طرح ایک وسعت اور اختیار کے ساتھ حاصل ہوگی۔

—— (۹) ——

جس طرح انسان کا رات کو سونا بظاہر النوم اخو الموت کے معنوں میں ایک موت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اس نیند سے تلافی مافات ہوتی ہے۔ اور رات سے پہلے دن میں کام کاج کرنے سے جو تھکاوٹ اور ماندگی پیدا ہوتی ہے۔ وہ نیند کے ذریعے پوری ہو جاتی ہے۔ اور وجود انسانی آنے والے دن کے کام کاج کے لئے اپنی طاقتوں کو بحال کر لیتا ہے۔ اسی طرح عالم برزخ میں روحیں برزخی قانون کے مطابق ایک پوشیدہ تربیت کا فائدہ حاصل کرنے سے اپنے اندر اس دائمی زندگی کی استعداد حاصل کر لیتی ہیں۔ جو موت سے بالا ہے۔ تا قوی اور حواس میں جنت کے نعماء کی ابدی مناسبت اور جہنم کی سزا کے لئے قوت برداشت کی کیفیت پیدا ہو سکے۔

—— (۱۰) ——

توفی کا لفظ اس صورت میں جبکہ خدا تعالے فعل توفی کا فاعل ہو اور انسان مفعول بجز قبض روح کے اور معنی میں نہیں آتا۔ اور قبض روح خواہ بحالت خواب ہو خواہ بحالت موت روح کی اس فنا اور موت کے معنوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی جو انسانوں کے سوا دوسری جاندار چیزوں کے لئے پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ توفی کا لفظ صرف انسان کی روح کے قبض کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے تا اس بات پر دلالت ہو۔

کہ انسان کی روح دوسرے جانوروں کی طرح بالکل فنا نہیں کی جاتی بلکہ انسانی موت کا مطلب بلحاظ توفی کے مفہوم کے صرف اتنا ہے کہ جسم اور روح کا انفصال پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جہاں انسانوں کی موت کا ذکر فرمایا ہے وہاں مجرموں کی روح کو قبض کرنے کے وقت فرشتے انہیں زجر و توبیخ کے طور پر مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم اس آیت میں الفاظ فی غمرات الموت اور فقرہ والملائکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم قابل غور ہیں۔ فی غمرات الموت کے الفاظ دنیا کی زندگی کے خاتمہ کے وقت موت کی سکرات کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور الفاظ والملائکۃ باسطوا ایدیھم میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ظالم انسانوں کی روحوں کو بھی نکالنے کے لئے خدا کی طرف سے ملائکہ مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کا افسر ملک الموت کے نام سے مشہور ہے قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم اور اخرجوا انفسکم کے الفاظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحیں جو بدنوں میں پائی جاتی ہیں ان کا نکالا جانا مظروف کا ظرف سے الگ کرنے کے معنوں میں ہے جس سے ظاہر ہے کہ روحیں بدنوں میں نابود ہونے کے معنوں میں موت کا ذائقہ نہیں چکھتیں بلکہ جسم سے الگ ہونے اور دوسرے برزخی جسم میں داخل ہونے تک کی حالت ان کی موت کہلاتی ہے جیسا کہ لفظ اخراج اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ وہ ایک ظرف سے نکلنے کے بعد دوسرے متناسب ظرف میں جو برزخی جسم لطیف ہے داخل کی جاتی ہے۔ اور ملائکہ کا بسط ید آیت لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک کے معنے میں ہے جس کا مطلب اس تفریق کے جسم سے ہے جو توفی اور قبض روح کی

گزشتہ ہفتہ کے جماعت احمدیہ سے متعلق ضروری واقعات

اس ہفتہ روزنامہ الفضل میں مولوی محمد علی صاحب سے مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق دو اور سوال کئے گئے۔ ایک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پٹیالوی کی ایک عبارت پیش کر کے پوچھا گیا کہ آپ کے اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے عقیدہ میں کیا امتیاز ہے۔ اس کا بھی مولوی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دوسرے سوال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ "فتح اسلام" سے پیش کر کے دریافت کیا گیا کہ ہر اس شخص کے متعلق جو بیعت میں داخل نہ ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے کہ "اس کے لئے موت درپیش ہے" اس موت سے روحانی موت مراد ہے یا جسمانی۔ اگر روحانی ہے۔ تو کیا وہ شخص جس پر روحانی موت وارد ہو۔ مسلمان ہو سکتا ہے۔ اس کے جواب میں بھی مولوی محمد علی صاحب خاموش ہیں۔ اسی طرح ایک مضمون میں ان کے وہ حوالے پیش کر کے جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بار بار نبی لکھا۔ اور سابقہ انبیاء کے زمرہ میں شمار کیا۔ مولوی صاحب کے ہی الفاظ میں ان کی پارٹی کے ایک ایک آدمی کو ثالث بننے کی دعوت دی گئی ہے۔ تاکہ ان میں سے کوئی شخص حلف اٹھا کر صرف اتنا کہہ دے۔ کہ (۱) پیش کردہ حوالجات جھوٹے طور پر مولوی صاحب کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ یا (۲) ان حوالوں میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی نہیں لکھا یا (۳) ان میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمرہ انبیاء میں شامل نہیں کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ایک مضمون میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مسئلہ جنازہ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے جس قدر حوالے پیش کئے ہیں۔ ان میں اپنی غرض کے حصول کے لئے ناجائز قطع و برید کی ہے۔ غرض اس ہفتہ میں غیر مبائعین کے متعلق نہایت اہم اور زبردست مضامین شائع کئے گئے ہیں۔

یہ بات خوشی سے سنی جائے گی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کو اجازت دی ہے۔ کہ اپنے دفتر وغیرہ کے لئے ایک عمارت تعمیر کر لے۔ اس کے لئے مجلس نے خدام سے اپیل کی ہے کہ اپنے اپنے ہاں سے چندہ کی وصولی کا جلد سے جلد انتظام کر کے مرکزی دفتر کو اطلاع دیں۔ امید ہے احمدی نوجوان سرگرمی سے کام کریں گے اور بہت جلد شایان شان عمارت تعمیر کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دوسرے اصحاب کو بھی اس چندہ میں حصہ لے کر نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئیے

نظارت تعلیم و تربیت نے وظائف کے متعلق اعلان کیا ہے کہ چونکہ اخراجات میں تخفیف کے سلسلہ میں تعلیمی وظائف میں معتد بہ کمی کی گئی ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ نظارت کو بعض وظائف بند کرنے پڑیں۔ یا نئی منظوریاں نہ دی جائیں۔ نیز وظیفہ کی منظوری صرف ایک سال کے لئے ہوتی ہے اور سال کے شروع میں ہر وظیفہ خوار کے لئے ضروری ہے کہ اپنی تعلیمی اور اخلاقی حالت کی تصدیق افسر درسگاہ سے کرا کے بھیجے۔ انجمن کا مالی سال مئی سے شروع ہوتا ہے

سکرٹری صاحب مقبرہ بہشتی نے موصیوں کے لئے اعلان کیا ہے کہ جس موصی کے ذمہ ۳۰ اپریل کے بعد چھ ماہ کا بقایا ہوگا۔ اس کی وصیت کی منسوخی کے لئے مجلس میں معاملہ پیش کیا جائے گا۔ ۳۰ اپریل تک تمام بقائے ارسال کر دینے ضروری ہیں

نظارت امور عامہ نے اعلان کیا ہے کہ میٹریکولیشن کے امتحان کے بعد چونکہ احمدی نوجوانوں کو ان کے حالات کے ماتحت مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ کس کالج یا سکول میں داخل ہوں۔ اس لئے بیرونی احباب کو چاہئیے کہ اگر انہیں کسی ایسے صنعتی ادارے کے حالات معلوم ہوں۔ جہاں ٹریننگ حاصل کر کے طلبا مفید کاموں پر لگ سکتے ہوں۔ تو اطلاع دیں۔ اور ایسے اداروں کے پراسپکٹس کی کاپی ارسال کریں۔

فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید پے در پے اعلانوں کے ذریعہ آج کل زمیندار احباب کو توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ فصل کے نکلنے پر چندہ تحریک جدید ضرور ادا کریں۔ چونکہ یہ غلہ برآمد ہونے کا موقع ہے۔ اس لئے زمیندار احباب کو چندہ کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا چاہئیے۔

نظارت تعلیم و تربیت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال ماہ نبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا جو امتحان ہوگا۔ اس کے لئے (۱) براہین احمدیہ حصہ چہارم اور (۲) ایام الصلح کتب نصاب مقرر کیا گیا ہے جو مرد اور عورتیں شامل ہونا چاہیں وہ اطلاع دیں۔

"سیر روحانی" کے نام سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک گزشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر دفتر تحریک جدید نے شائع کی ہے۔ قیمت غیر مجلد ۷ اور مجلد کی ۱۰ ہے

گزشتہ سال ایک خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ ہر سال ایک ہفتہ مقرر کیا کریں۔ جس میں احباب کو اختلافی مسائل کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ یہ ہفتہ ۲۴ تا ۳۰ مئی مقرر کیا گیا اور اس کا مفصل پروگرام شائع کیا

ہفتہ جنگ کے اہم حالات

اس ہفتہ دنیا کی آنکھیں یونان پر لگی رہیں۔ جہاں جرمنی کو اب کامیابی ہو چکی ہے۔ اگرچہ جرمن فوجیں تعداد میں بہت زیادہ تھیں۔ مگر برطانی اور یونانی فوجوں نے کئی دنوں تک بہت بہادری سے مقابلہ کیا۔ پہلے جرمن کوہ المپس کے مورچوں پر پہونچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ جن پر آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی فوجیں متعین تھیں۔ یہ فوجیں پیچھے ہٹ آئیں۔ اس کے بعد ایپائرس کی یونانی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اب یونان کے بادشاہ اور وزرار کریٹ جا پہونچے ہیں۔ جہاں سے لڑائی جاری رکھیں گے۔ برطانی فوجیں پیچھے ہٹتے ہوئے زبردست لڑائیاں لڑتی رہیں اور گو یونانی فوجوں کی تعداد بہت کھوڑی تھی۔ مگر پھر بھی ایک ایک چپہ کے لئے ہٹلر کو خون کی ندیاں بہانی پڑی ہیں۔ اور گو وہ اس جنگ میں بحیرہ ایجین تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن اپنے آدمیوں اور سامان کا بے حد نقصان اٹھا کر۔ لارڈ ہیلی فیکس نے بالکل صحیح کہا ہے۔ کہ جب جرمن قوم کو معلوم ہو گا۔ کہ جنگ بلقان میں جرمنی کا کتنا شدید جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ تو ان پر بہت بڑا اثر ہو گا۔ ہٹلر کا خیال تھا۔ کہ وہ لڑائی کئے بغیر بلقان پہونچ جائے گا۔ مگر اس کا یہ خیال غلط نکلا۔ اور یہاں پہونچنے کے لئے اسے خون کی ہولی کھیلنی پڑی۔ کہاں تو یہ حالت تھی کہ بلقانی ممالک سے وہ رسد اور دیگر سامان بے کھٹکے لے رہا تھا۔ اور کہاں یہ بات کہ اسے اس قدر نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ پھر جن لوگوں پر جرمن افواج نے فتح پائی ہے۔ وہ نازی ڈکٹیٹر اور اس کی حکومت کے پکے دشمن بن گئے ہیں۔ مڈل ایسٹ (مشرق وسطی) میں نازیوں کے پیچ ڈھیلے کرنے کے لئے جو کارروائیاں اس ہفتہ کی گئیں۔ ان میں سے عراق میں برطانی فوجوں کا داخلہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور اہل عراق نے ان کی خوب آؤ بھگت کی ہے۔ ترک بھی اس پر بہت خوش ہیں۔

وہ اپنی پالیسی پر آزادی کے ساتھ مضبوط ہیں۔ اور ان فوجوں سے انہیں بہت مدد پہونچ سکنے کا یقین ہے۔ جرمنی ترکی پر ڈورے ڈالنے کی جو کوشش کر رہا ہے۔ ترکی کے سب اخبار اس کی زبردست مخالفت کر رہے ہیں۔

شمالی افریقہ میں نازی موٹر فوجیں مصر کی سرحد پر رکی رہیں۔ طبروق میں انگریزی فوجوں نے ان پر خواب و خور حرام کر رکھا ہے۔ بن غازی ڈرنا اور ٹریپولی پر برطانی جہاز اور ہوائی جہاز زناٹے کے حملے کر رہے ہیں۔ سوموار کی صبح کو ٹریپولی پر بہت سخت حملہ ہوا۔ اور جنرل کنگھم کے بیڑے نے ۲۸ ہزار من بھاری گولے پھینکے۔ یہ شمالی افریقہ میں مسولینی کا سب سے بڑا سمندری اڈہ ہے۔ بعض برطانی دستے بردیہ میں اترے۔ ساحلی توپوں کو بیکار کر دیا۔ رسد کے ذخائر تباہ کر دیئے۔ اور ایک پل برباد کر دیا۔ افریقہ سے جو انگریزی فوجیں یونان گئی تھیں۔ واپس آ گئی ہیں۔ جو اپنے ساتھ بہت سا سامان جنگ بھی لے آئی ہیں۔

برطانی ہوائی جہاز جرمنی اور اس کے مفتوحہ ممالک پر بھی سخت حملے کرتے رہے کیل۔ برسٹ۔ بودن۔ ڈنکرک۔ آسٹنڈ اور راٹرڈم پر اس ہفتہ شدید بمباری کی گئی۔ شمال مشرقی ہوائی اڈوں پر بھی بہت سخت حملے ہوئے۔ اور ان کو کافی نقصان پہونچایا۔ جرمن طیاروں کے حملوں کا زور اس ہفتہ پلیمتھ اور نیوکیسل پر رہا۔ پلیمتھ پر تو تین راتیں مسلسل حملے ہوتے رہے۔ برطانی حملوں کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ اب وہ دشمن کے علاقوں پر دن کے وقت کئے جاتے ہیں۔ دن کے حملے رات کی نسبت بہت کارگر ہوتے ہیں کیونکہ اچھی طرح دیکھ بھال نشانہ باندھا جا سکتا ہے۔ گذشتہ ستمبر میں جرمن طیارے برطانیہ پر دن کے وقت حملے کرتے تھے مگر اب انہیں اس کی جرأت نہیں۔ ناروے اور ہالینڈ کے سمندروں میں حملے کر کے دشمن کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔ جمعہ کے روز ایک سامان لے جانے والا سولہ ہزار ٹن وزنی جہاز ناروے کے قریب ڈبو دیا گیا۔

امریکہ کے صدر روزویلٹ نے خاص اشاروں میں یہ بات کہہ دی ہے۔ کہ برطانیہ کو جنگی سامان لے جانے والے جہازوں کی حفاظت کے لئے شاید آدھی مسافت تک ہمارے جنگی جہاز جایا کریں گے۔

جرمنوں کے بلقان میں بڑھ آنے کی وجہ سے امریکہ کی امداد کا عزم اور بھی مضبوط ہو گیا ہے۔ امریکہ کے لوگوں کا بھی وہی خیال ہے۔ جو اس کی حکومت کا ہے یعنے وہ بھی زیادہ سے زیادہ برطانیہ کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ میں ان گنت کارخانے سامان جنگ تیار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور چونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس جنگ میں ہوائی طاقت جس کے پاس زیادہ ہو۔ وہی زیادہ طاقتور ہے اس لئے ہوائی جہازوں کی تیاری پر خصوصیت سے زیادہ زور دیا جا رہا ہے۔

اس ہفتہ کا نہایت افسوسناک واقعہ یہ ہے۔ کہ جرمن فوجیں ایتھنز دار الخلافہ یونان میں داخل ہو گئیں۔ اور شاہ یونان کے محلات پر سواستکا لہرا دیا۔ ترکی کے ساحل اور درہ دانیال کے قریب میں واقع اکثر یونانی جزائر میں بھی وہ پہونچ چکی ہیں۔ اور اس طرح ترکی کے لئے خطرات کا امکان بہت بڑھ گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صدر جمہوریہ ترکی سمرنا کے ساحلی علاقہ میں دفاعی انتظامات کا معائنہ کر رہے ہیں۔ انگریز باشندوں کو سمرنا سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ایک اور افسوسناک واقعہ یہ ہے۔ کہ ۲۸ اپریل کی صبح کو چار بجکر پچیس منٹ پر سمرنا۔ سکندرونہ اور تین دیگر شہروں میں خطرناک زلزلہ آیا۔ جس سے مالی نقصان کافی ہوا۔ اور جانی نقصان بہت کم ہوا۔

افریقن محاذ کے متعلق تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ جرمن مشینی دستے ہفتہ کی شام کو سولم کے رقبہ میں اتحادی مورچوں کو توڑ کر کئی مقامات سے مصری سرحد کو پار کر کے مصری علاقہ میں داخل ہو گئے۔ یہ بھی خبر ہے کہ اڑھائی ہزار جرمن سپین کے دار السلطنت میڈرڈ میں پہونچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے تمام ہوائی اڈوں پر کنٹرول قائم کر لیا ہے پرتگال کے پریذیڈنٹ کو بھی ہٹلر نے آئندہ ہفتہ برلن طلب کیا ہے۔ خیال ہے کہ اسے بھی محوری نظام میں شامل ہونے کو کہا جائے گا۔

تفسیر کبیر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریر فرمودہ تفسیر کبیر کا سٹاک قریب الختم ہے لہذا احباب کو اسے حاصل کرنے میں بہت جلدی کرنی چاہئیے۔ ورنہ امید ہے کہ چند دنوں کے بعد یہ کتاب نایاب ہو جائیگی۔ اور پھر کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے گی۔ یہ تفسیر صرف سورۃ یونس سے لیکر سورۃ کہف تک ہے۔ اس کتاب کو حاصل کرنے کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ بحساب چھ روپیہ فی جلد رقم پیشگی بھجوا دیں اور اپنے اسٹیشن کے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ اگر بذریعہ ڈاک منگوانا چاہیں تو ۳/ فی کتاب زائد بھجوا دیں۔ اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن کی فی الحال کوئی تجویز نہیں ہے لہذا دوسرے ایڈیشن کی امید پر اس نایاب موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

انچارج تحریک جدید

خریداران الفضل جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہوئے

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ۲۱ اپریل ۱۹۴۱ء سے ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرماویں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ۸ مئی ۱۹۴۱ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی پی روک دینے کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ وی پی وصول فرمانے کے لئے تیار رہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں۔ بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی پی جاتا ہے تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ یہ طریق سراسر نقصان دہ ہے جس سے احباب کو احتراز کرنا چاہیئے

(خاکسار مینیجر الفضل)

۶۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۹۷ عبد العظیم ؍
۱۴۵ ایم ایم کریم بخش ؍
۱۶۱ - پیر حاجی احمد ؍
۲۱۳ - بابو محمد عثمان ؍
۳۲۹ - نواب اکبر یار جنگ بہادر ؍
۴۰۷ سیٹھ اسمٰعیل آدم ؍
۴۲۰ غلام محی الدین خان ؍
۸۰۴ مولوی سراج الحق ؍
۹۱۹ - ملک رسول بخش ؍
۱۱۶۵ حاجی عبد القدوس ؍
۱۵۱۵ میجر سید حبیب اللہ ؍
۲۰۱۴ فیض محمد
۲۰۴۵ ایم محمد عظیم الدین ؍
۲۰۸۵ صاحبزادہ عبد اللطیف ؍
۲۱۶۰ میاں ابراہیم ؍
۲۱۷۴ پیر کلیم اللہ ؍
۲۳۷۶ - محمد عبد الرشید ؍
۲۴۴۰ شیخ عبد الحمید ؍
۲۶۷۵ بابو محمد شفیع ؍
۲۸۵۴ قاضی محمد عنایت ؍
۲۹۴۱ ڈاکٹر پیر بخش ؍
۳۰۳۴ عبد العزیز ؍
۳۴۹۲ ملک خالق ؍
۳۵۸۳ خواجہ عبد الرحمٰن ؍
۳۸۹۰ ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب

۴۰۸۰ - دوست محمد صاحب
۵۲۷۷ بابو اعجاز حسین ؍
۵۳۰۶ عبد اللطیف ؍
۵۶۱۴ عبد الحمید خان ؍
۵۶۸۲ عبد الشکور ؍
۵۶۹۴ بابو نور محمد ؍
۵۸۶۵ محمد مدد علی ؍
۶۱۸۶ ہیڈ جمعدار احمد خان ؍
۶۵۱۱ ایم غلام مصطفیٰ ؍
۶۷۶۷ بابو احمد اللہ ؍
۶۸۴۰ مخدوم نذیر احمد ؍
۷۱۵۰ چوہدری عنایت اللہ ؍
۷۲۹۶ ایم ایم خان ؍
۷۵۲۷ چوہدری عنایت اللہ ؍
۷۷۸۷ میاں عطاء اللہ ؍
۷۸۴۰ پیر عبد العلی ؍
۸۰۲۰ عبد العزیز ؍
۸۰۷۵ رشید احمد ؍
۸۳۲۹ چوہدری غلام حسین ؍
۸۳۱۰ قاضی ظہور الدین ؍
۸۴۷۶ ڈاکٹر فضل کریم ؍
۸۷۸۰ شیخ محمد بخش ؍
۸۸۳۴ حاجی محمد ابراہیم ؍
۸۸۶۱ ڈاکٹر بشیر احمد ؍
۸۸۸۱ چوہدری غلام محمد ؍
۹۰۹۲ ایم اے جلیل نقی ؍
۹۱۲۳ محمد حسین خان ؍

۹۱۷۰ خادم علی صاحب
۹۲۴۷ بابو عطاء اللہ ؍
۹۳۰۹ قمر الدین ؍
۹۳۱۹ شیخ محمد حسن ؍
۹۳۳۶ چوہدری عبد الحی ؍
۹۳۵۱ بابو شکر الٰہی ؍
۹۳۸۶ مولوی اے آر ایچ خلیل الرحمٰن صاحب
۹۳۸۹ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۹۴۵۹ محمد عیسیٰ ؍
۹۴۶۰ بشیر احمد ؍
۹۶۸۷ ایم محمد حسین ؍
۹۷۳۵ شیخ فضل حق ؍
۹۰۲۰ محمد الدین ؍
۹۸۵۶ رشید محمد خان ؍
۹۸۹۳ منشی کرم الدین ؍
۹۹۵۴ ؍ برکت علی ؍
۱۰۰۴۲ شیخ صدیق احمد ؍
۱۰۰۹۷ سید پیر محمد زمان ؍
۱۰۰۹۹ چوہدری سید علی ؍
۱۰۱۴۲ محمد افضل ؍
۱۰۰۷۵ ڈاکٹر عبد الرحمٰن ؍
۱۰۱۶۲ عبد الکریم ؍
۱۰۱۹۳ ڈاکٹر اے اے بشیری صاحب
۱۰۲۵۱ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۲۷۴ شیخ عظیم الدین ؍

۱۰۲۸۲ کمال احمد صاحب
۱۰۳۱۱ شیخ نواب الدین ؍
۱۰۳۲۰ عبد الواحد خان ؍
۱۰۳۲۵ ڈاکٹر لال الدین ؍
۱۰۳۳۲ ایم ایل ہاریکہ ؍
۱۰۳۷۶ ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۴۹۷ میر عبد السلام صاحب
۱۰۵۱۱ ایم بشیر الدین ؍
۱۰۵۱۵ ایم محمد عبد الحفیظ ؍
۱۰۵۸۴ چوہدری مختار احمد ؍
۱۰۶۹۲ ایس ایم حسن ؍
۱۰۷۹۶ میاں غلام رسول ؍
۱۰۸۰۷ منشی دانشمند ؍
۱۰۸۲۳ بشیر احمد ؍
۱۰۹۱۴ ماسٹر نواب الدین ؍
۱۰۹۲۰ میر حمید اللہ ؍
۱۰۹۳۷ سکرٹری صاحب
۱۰۹۴۳ بی اے چغتائی صاحب
۱۰۹۸۶ امیر علی ؍
۱۱۰۰۰ حاجی محمد بخش ؍
۱۱۰۵۵ چوہدری غلام محمد خان ؍
۱۱۰۷۱ مولا بخش ؍
۱۱۲۷۹ چوہدری عبد الرحمٰن ؍
۱۱۳۰۶ سیٹھ حاجی الیاس نور محمد صاحب
۱۱۳۱۰ منشی محمد بخش صاحب
۱۱۳۴۴ فتح محمد صاحب بشرہا
۱۱۵۱۲ سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۱۹ نذیر احمد ؍
۱۱۵۸۵ ٹی پی محمد کاکا ؍
۱۱۶۱۹ منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۹۸ محمد بخش ؍
۱۱۷۰۳ ملک احمد خان ؍
۱۱۵۸۷ میاں محمد حسین ؍
۱۱۸۱۸ میر امان اللہ ؍
۱۱۸۸۸ ڈاکٹر [illegible]
۱۲۰۱۲ ایس آر راکھر
۱۲۰۷۵ خانزادہ امیر اللہ صاحب
۱۲۱۰۲ ڈاکٹر محمد الدین ؍
۱۲۱۳۹ سید بشیر احمد ؍
۱۲۱۸۱ گلشن دواخانہ
۱۲۲۰۴ بابو قاسم الدین صاحب

۱۲۲۳۲ مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۵۵ میاں محمد شفیع ؍
۱۲۳۲۸ احمدیہ دار التبلیغ
۱۲۳۶۹ ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۳۷۸ ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۵۱۰ میاں محمد منیر خان ؍
۱۲۵۳۷ ایم نور الٰہی ؍
۱۲۵۵۹ خواجہ نظام الدین ؍
۱۲۶۲۳ بابو محمد شریف ؍
۱۲۶۲۹ شیخ محمود احمد ؍
۱۲۷۲۱ محمد الدین ؍
۱۲۷۴۶ چوہدری محمد عبد اللہ ؍
۱۲۷۵۹ ؍ عبد الاحد ؍
۱۲۷۸۱ خواجہ محمد صدیق ؍
۱۲۷۸۳ مرزا محمد صادق ؍
۱۲۸۱۳ ڈاکٹر محمد زبیر ؍
۱۲۸۳۱ میر احسان اللہ ؍
۱۲۸۴۸ شیخ ظہور الدین ؍
۱۲۸۵۴ بابو برکت اللہ ؍
۱۲۸۸۱ ڈاکٹر معراج الدین ؍
۱۲۸۸۹ چوہدری محمد خان ؍
۱۳۰۱۳ ایم نصیر الحق ؍
۱۳۰۳۸ چوہدری غلام رسول ؍
۱۴۰۶۳ مسٹر اللہ داد خان ؍
۱۴۰۸۳ ایس عبد الحی ؍
۱۴۰۸۶ محمد اسلم ؍
۱۴۰۹۶ شیخ محمد ابراہیم ؍
۱۴۱۷۹ چوہدری محمود احمد ناصر ؍
۱۴۲۷۹ عزیز الدین احمد صاحب
۱۴۲۲۶ محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۲۲۸ ایم عبد اللہ ؍
۱۴۲۵۲ ایم احمد ؍

۱۴۲۰۴ چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۳۲۵ مسٹر فیض الحق ؍
۱۴۴۶۵ قاضی محمد رشید ؍
۱۴۴۶۶ چوہدری غلام اللہ ؍
۱۴۴۷۶ شریف احمد ؍
۱۴۴۷۵ محمد شریف ؍
۱۴۴۸۴ عبد العزیز ؍
۱۴۴۸۷ بشیر محمد ؍
۱۴۴۹۱ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۵۰۳ شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۲۳ مسٹر منظور احمد ؍
۱۴۵۲۷ ملک صفدر علی ؍
۱۴۵۸۲ میاں غلام مرشد ؍
۱۴۵۹۷ ایس ایم زکریا ؍
۱۴۶۰۴ حکیم عبد الصمد ؍
۱۴۶۲۷ عبد السلام ؍
۱۴۶۶۴ میاں غلام احمد خان صاحب
۱۴۶۷۴ راجہ محمود احمد صاحب
۱۴۶۸۸ جی۔ یوصوفی ؍
۱۴۷۰۸ بابو محمد لطیف ؍
۱۴۷۳۰ چوہدری عبد الحکیم ؍
۱۴۷۳۹ خوشی محمد ؍
۱۴۷۶۲ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب
۱۴۷۷۱ شیخ غلام محی الدین صاحب
۱۴۷۸۰ شیخ عبد الرحیم ؍
۱۴۷۸۱ ایم عطا محمد عبد الرحمٰن صاحب
۱۴۷۹۱ عبد الرشید صاحب
۱۴۸۰۰ منشی عبد اللہ خان صاحب
۱۴۸۲۹ سید سلیم شاہ صاحب

نفع مند کام

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی بعض ضروریات کے پیش نظر اس وقت کچھ قرضہ کی فوری ضرورت ہے جس کے عوض صدر انجمن اپنی جائیداد کا کوئی حصہ رہن باقبضہ کردیگی اور خود ہی اس جائیداد کو کرایہ پر لیکر کرایہ ادا کرتی رہیگی مقررہ نوٹس پر زر رہن واپس کیا جاسکیگا۔ جو دوست اس کام پر روپیہ لگانیکے خواہشمند ہوں وہ فوراً میرے ساتھ خط و کتابت کرکے سب تفاصیل طے کرلیں۔

المعلن:۔ (ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

الفضل کے بقایا دار اصحاب

جہاں ہمیں اس امر کے اظہار پر خوشی ہے کہ بعض خریدار الفضل کے چندہ کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ ہیں۔ وہاں اس امر کے اظہار پر رنج بھی ہے کہ بہت سے دوست ایسے بھی ہیں۔ جو ادائیگی باقاعدہ نہیں کرتے۔ بلکہ بعض تو وعدوں پر وعدے کرتے چلے جاتے ہیں لیکن ان کے ایفاء کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی۔ بالآخر جب کئی ایک خطوط کے بعد مجبوراً وی۔ پی ارسال کیا جاتا ہے۔ تو اُسے واپس کردیتے ہیں۔ ایسے دوست الفضل کیلئے نقصان اور پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔ ہم اُن کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کرتے ہیں کہ وہ خدارا اپنے دل میں سوچیں کہ کیا یہ پسندیدہ طریق ہے؟ ایسے اصحاب کو دل میں عہد کرلینا چاہیئے۔ کہ آئندہ الفضل کے چندہ کو نہایت باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں گے۔ اور گذشتہ بقایا کو بہت جلد ادا کردیں گے۔ ہم کسطرح اپنا سینہ کھول کر دکھا دیں۔ کہ ہمیں اس وقت کس قدر دکھ پہنچتا ہے۔ جب دوست کمال بے اعتنائی سے وی۔ پی۔ واپس کردیتے ہیں۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ الفضل کی ترقی ان کے تعاون پر منحصر ہے۔ پس انہیں اس پہلو کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

"منیجر"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم مئی ۱۹۴۱ء سے تا نیز بر ضرورت ازاں یکطرفہ ٹکٹ ایک آنہ فی ٹکٹ کے حساب سے موگا تحصیل اور پراد مہنہ کے درمیان بطور آزمائش جاری کئے جائیں گے

چیف کمرشل منیجر لاہور

رشتہ مطلوب ہے

ایک معزز خاندان مخلص باخلاق خوبصورت احمدی نوجوان برسر روزگار سرکاری ملازم (پی۔ سی۔ ایس) جسکی تنخواہ ماہوار پانسو روپیہ سے زائد ہے کیلئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی مخلص احمدی نیک تعلیمیافتہ۔ حیادار عقلمند سلیقہ شعار اور امور خانہ داری سے واقف۔ خوبصورت معزز خاندان اور قوم سے ہو۔ پٹھان اور ککے زئی کو ترجیح دی جائیگی۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔

م۔ ن۔ معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان (پنجاب)

روزانہ الفضل کی خصوصیات

"تمام استطاعت رکھنے والے احمدی احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ روزنامہ الفضل کو جو جماعت احمدیہ کا واحد روزانہ آرگن ہے۔ خریدیں۔ کیونکہ

۱۔ الفضل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خیر و عافیت اور حالات سے روزانہ باخبر رکھتا ہے۔

۲۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کا خطبہ جمعہ اور دوسری تقاریر سب سے پہلے جماعت تک پہنچاتا ہے۔

۳۔ بزرگان سلسلہ علماء اور مبلغین کے متعلق اطلاعات۔ اہم مرکزی واقعات۔ اور سلسلہ کے اہم کاموں اور ضرورتوں سے آگاہ کرتا ہے۔

۴۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹیں پیش کرکے بیداری اور قوت عمل پیدا کرتا ہے۔

۵۔ بزرگان و علمائے جماعت کے مذہبی۔ علمی۔ اخلاقی۔ تربیتی مضامین۔ تجارتی و صنعتی معلومات سلسلہ کے خلاف مخالفین کی غلط بیانیوں کی تردید۔ اسلام اور احمدیت پر اعتراضات کے جوابات شائع کرتا ہے۔

۶۔ احمدی دوستوں کیلئے روحانی غذا کا کام دیتا ہے۔ نیز اُن کیلئے تبلیغ کا مؤثر ذریعہ ہے۔

۷۔ جنگ کی اہم اور ضروری خبریں خلاصۃً دوسرے اخبارات کیساتھ شائع کرتا ہے۔

۸۔ آپکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہم فریضہ کیطرف توجہ دلاکر آپ کیلئے روحانی ترقی کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔

ہم اُن تمام احباب سے جو الفضل کے خریدار نہیں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اسکی خریداری قبول فرمادیں اور ان روحانی فوائد سے متمتع ہوں۔ جو اس کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں۔ روزانہ الفضل کا سالانہ چندہ پندرہ روپیہ ہے۔

"منیجر"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۳ مئی ۱۹۴۱ء سے کالکا سے اور ۴ مئی ۱۹۴۱ء سے دہلی سے ایک ایرکنڈیشنڈ کوچ جسمیں ایک چار سیٹوں اور پانچ دو سیٹوں کے فرسٹ کلاس ڈبے ہونگے ہفتہ میں تین بار ہوڑہ اور کالکا کے درمیان مندرجہ ذیل اوقات کے مطابق چلا کریگی۔

	اسٹیشن		وقت	گاڑی	
I	ہوڑہ	روانگی	۱۰—۲۰	۱۔ اپ کلکتہ دہلی کالکا میل	ہوڑہ سے
II	دھلی	آمد	۳۰—۲۱	″	ہر منگل وار
	″	روانگی	۱۰—۲۲	″	جمعرات اور
III	کالکا	آمد	۵۵—۴	″	ہفتہ کو
I	کالکا	روانگی	۲۵—۲۳	۲۔ ڈاؤن کالکا دہلی کلکتہ میل	کالکا سے
II	دہلی	آمد	۱۰—۶	″	ہر سوموار
	″	روانگی	۱۵—۷	″	جمعرات اور
III	ہوڑہ	آمد	۴۸—۸	″	ہفتہ کو

ان ایرکنڈیشنڈ کوچز میں سفر کرنیکا زائد کرایہ حسب ذیل شرح کے مطابق ہوگا

فرسٹ کلاس مسافروں کیلئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر = سو میل یا اس کی کسر پر ۲/- روپیہ

ای۔ آئی ریلوے پر = پچاس میل یا اسکی کسر پر ۱/- روپیہ

سپلیمنٹری زائد کرایہ جو ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے لیا جائیگا۔ وہ اس کے علاوہ ہے

جنرل منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۲۷ اپریل یہاں جرمنی کا جو فوجی مشیر تھا۔ اسے امریکن گورنمنٹ نے امریکہ سے نکل جانے کا حکم دیدیا ہے۔ اس پر امریکہ کے خلاف سرگرمیاں اختیار کرنے کا الزام ہے۔ گذشتہ ہفتہ اٹلی کے بحری مشیر کو ایسا ہی حکم دیا گیا تھا۔ چنانچہ وہ ہوائی جہاز سے ارجنٹائن پہنچ گیا۔ اور وہاں سے افریقہ جائیگا

لنڈن ۲۷ اپریل آئرش وزیر ڈیفنس آج کل امریکہ آئے ہوئے ہیں آپ نے ایک انٹرویو میں کہا کہ امریکن گورنمنٹ نے مسٹر ڈی ویلرا کی درخواست کو نامنظور کرتے ہوئے آئرلینڈ کو سامان جنگ مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ نے کہا۔ آئرلینڈ بدستور غیر جانبدار رہے گا۔

لنڈن ۲۷ اپریل جاپان روس کے معاہدہ کی تصدیق آج روسی گورنمنٹ نے کر دی۔ سٹالن اور مولوٹوف کی طرف سے مسٹر متسوکا کو تار بھیجا گیا ہے کہ اس معاہدہ سے دونو ملکوں کے باشندے متحد ہو گئے ہیں مسٹر متسوکا کی طرف سے بھی قریباً ایسا ہی تار بھیجا گیا تھا۔

لنڈن ۲۷ اپریل آزاد فرانس کے ایک سینما میں بعض لوگوں نے ہٹلر و مسولینی مردہ باد کے نعرے لگائے تھے۔ جس پر جرمن حکام نے تمام آبادی پر دس لاکھ فرانک جرمانہ کر دیا ہے

لنڈن ۲۷ اپریل برطانی حکومت نے موجودہ جنگ کے متعلق ایک بانصویر کتاب شائع کی ہے۔ جس کا نام "بیٹل آف برٹین" ہے۔ جو ۲۵ زبانوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اور تعداد اشاعت سات لاکھ ہو چکی ہے

لنڈن ۲۸ اپریل ابے سینیا میں ہماری فوجوں نے ڈیسیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب اس علاقہ میں صرف دو مقامات پر اطالوی مزاحمت کی کوشش کر رہے ہیں۔ ڈیسیا کی جنگ میں دشمن کو سخت نقصان پہنچا ہے چھ سو سپاہی قید کر لئے گئے ہیں۔ روؑ

بہت سے گھیرے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ کل دن کے وقت ہمارے طیاروں نے جرمنی مقبوضہ فرانس اور ہالینڈ میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر سخت حملے کئے۔ کولون کی چھاؤنی پر بھی بم برسائے گئے۔ ایک گشت کرنے والے جہاز کو آگ لگا دی گئی۔ رسد کی ایک گاڑی پر مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں۔ دشمن کے حملہ کا زور کل رات پورٹسمتھ پر رہا مگر حملہ طویل نہ تھا۔ بہت سے لوگ مجروح ہوئے مگر ہلاک کم ہوئے۔ جنوب مشرقی اور سکاٹ لینڈ کے مغربی کنارے پر بھی دشمن کے جہاز اڑے۔ مگر نقصان کی خبر کوئی نہیں آئی

لنڈن ۲۸ اپریل مسولینی نے البانیہ کی اطالوی فوجوں کے کمانڈر کو مبارکباد کا پیغام بھیجتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمیں جو فتح ہوئی ہے۔ آپ چھ ماہ سے اس کے لئے میدان تیار کر رہے تھے۔

لنڈن ۲۸ اپریل روم ریڈیو نے سوئٹزرلینڈ کو دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں۔ اور کہا ہے کہ وہاں اٹلی کے خلاف باتیں کی جاتی ہیں۔ عدیس آبابا کی فتح پر وہاں خوشیاں منائی گئیں۔ ہم جو نیا نظام قائم کر رہے ہیں وہ اس بات کو گوارا نہیں کر سکتا کہ عین یورپ کے وسط میں ایک چھوٹا سا ملک ہو۔ جو ہمارے خلاف سازشوں کا مرکز بن جائے۔

الہ آباد ۲۸ اپریل ماڈریٹ لیڈروں کی کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے آج ایک بیان دیا ہے جس میں وزیر ہند کی تقریر پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ انہوں نے ہندوستان کی اصلی سیاسی حالت کو سمجھا نہیں۔ اور ان کا رویہ ہمدردانہ نہیں ہم نے

اور کانگرس میں سمجھوتہ کی کوشش کی مگر اس کا امکان بہت کم ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے ملک کی آئینی ترقی کو روکنا مناسب نہیں۔ صاف طور پر بتانا چاہیئے کہ درجہ نوآبادیات کب ملے گا۔ سارا بوجھ ہندوستانی لیڈروں پر ڈالنا مناسب نہیں۔

کانپور ۲۸ اپریل آج یہاں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ پولیس کو گولی چلانا پڑی جس سے دس آدمی مجروح ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پانچ سے زیادہ اشخاص کا اجتماع ممنوع قرار دے دیا ہے اور شام کے ۷ بجے صبح کے ۸ بجے تک کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے

بمبئی ۲۸ اپریل۔ کل رات اور آج صبح تو یہاں امن رہا۔ مگر پچھلے پہر بعض لوگوں پر حملے ہوئے۔ مجروحین میں سے ایک ہلاک ہو گیا۔ احمد آباد میں امن ہے

کلکتہ ۲۸ اپریل۔ ہفتہ کے روز گورنمنٹ ہاؤس میں پارٹی لیڈروں کا جلسہ ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ امن کے قیام کے لئے سارے صوبہ میں کمیٹیاں مقرر کی جائیں۔

لاہور ۲۸ اپریل۔ آج پنجاب اسمبلی میں منڈیوں کے بارہ میں جو بل پیش ہے۔ اس پر بحث ہوئی بیوپاریوں نے ہڑتال کی جو دھمکی دی ہوئی ہے وزیراعظم نے اس کے بارہ میں انتباہ کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر موجودہ تجارتی الجھن دور ہو جائے۔ تو میں اس ترمیم کے پاس کرانے پر زور نہیں دوں گا۔ اس بل کے ختم ہونے پر اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہو جائے گا۔

دہلی ۲۸ اپریل ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کے سٹرلنگ قرضوں کو واپس لانے کی کارروائی قریباً مکمل ہو چکی ہے

راولپنڈی ۲۸ اپریل۔ اس

ضلع نے ہوائی وزارت کو بارہ ہزار پونڈ ارسال کئے ہیں۔ اس رقم سے ایک بمبار خریدا جائے گا۔ جرمن نظربندوں نے بھی اس میں چندہ دیا ہے

واشنگٹن ۲۸ اپریل مسٹر چرچل کی تقریر کو امریکن پریس نے بہت سراہا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ آپ نے برطانیہ کی فتح کا جو ارادہ ظاہر کیا ہے۔ وہ محض خیال نہیں۔ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اٹلانٹک کی لڑائی پر نہ صرف برطانیہ بلکہ امریکہ کی زندگی کا بھی انحصار ہے مسٹر روزویلٹ کہہ چکے ہیں۔ کہ سامان لے جانے والے جہازوں کے ساتھ آدھی مسافت تک جنگی جہاز جایا کریں گے۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ اگر ان کی موجودگی میں کسی جہاز پر حملہ ہوا۔ تو وہ کیا کریں گے غالباً ایسا کوئی واقعہ ہونے کے بعد وہ کوئی مزید حکم دیں گے۔ امریکن اخباروں نے لکھا ہے کہ مسٹر چرچل ایسے بہادر لیڈر سے ایسی ہی تقریر کی امید تھی۔

انقرہ ۲۸ اپریل۔ یونان کے جزیرہ لمناس پر جرمن قبضہ ترکی کے لئے بہت خطرناک ہے۔ ۱۹۱۵ء میں درہ دانیال پر حملہ کرنے کے لئے اتحادیوں نے اسی جزیرہ کو اڈا بنایا تھا۔ اس کے پاس ترکی کے دو جزیرے ہیں۔ جو درہ دانیال کے پھاٹک ہیں

لنڈن ۲۸ اپریل یونانی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ یونان کا ہوائی بیڑہ برابر لڑائی جاری رکھے گا یونان کا بحری بیڑہ جو کئی لاکھ ٹن کا ہے برطانیہ کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ اپریل شمالی افریقہ میں جرمنی کی موٹر فوجوں کو جو کامیابی ہوئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی تعداد ہماری فوجوں سے کم سے کم دو گنا زیادہ تھی۔

سڈنی ۲۸ اپریل آسٹریلیا کی ایگزیکٹو کونسل کے صدر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ یونان سے آنے والی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی